معاشی مسائل کے حل میں اوقاف کا کردار

مولانا بلال احمد

وقف کی شرعی حیثیت

''الاسعاف،، میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سات باغوں کو وقف کیا جو اسلام میں پہلا وقف خیری تھا، یہ باغات ''مخریق،، نامی ایک یہودی کے تھے، جو ہجرت نبوی کے بتیسویں ماہ کے آغاز میں اس وقت مارا گیا جب وہ غزوہ احد میں مسلمانوں کی طرف سے شریک قتال تھا، اس نے وصیت کی کہ اگر میں مارا جاؤں تو میرے اموال محمد ﷺ کے لئے ہوں گے، وہ انہیں اللہ کی مرضی سے صرف کریں گے، احد کے دن یہودیت پر ہی اس کی موت ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''مخریق اچھا یہودی تھا،، نبی کریم ﷺ نے ان ساتوں باغوں کو اپنی تحویل میں لے کر انہیں صدقہ یعنی وقف کردیا، پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وقف ہوا، پھر صحابہ کرام کے اوقاف مسلسل ہوتے گئے (الاسعاف فی احکام الاوقاف لبرہان الدین بن ابراہیم بن ابی بکر الطرابلسی ص ۹-۱۰) نبی کریم ﷺ نے صدقہء جاریہ کی ترغیب دی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ انسان ایسی مفید خدمت انجام دے جس کا فائدہ محض وقتی نہ ہو بلکہ اس کے گزر جانے کے بعد بھی اس کا فائدہ جاری رہے اور اس کا اجر وثواب اس کو مسلسل ملتا رہے۔ نیل الاوطار میں ہے: ''**اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا من ثلاث: صدقة جارية، او علم ينتفع به او ولد صالح يدعوله**،، (۱۲۷/۶)۔

وقف کے معنی لغت میں روکنے کے ہیں، پھر یہ اسم مفعول یعنی موقوف کے معنی میں مشہور ہوگیا (**الدر مع الرد ۳۵۷/۳**)۔ وقف کی شرعی تعریف میں حضرات صاحبین اور امام صاحب کا اختلاف ہے۔ امام صاحب کے نزدیک ملکیت باقی رکھتے ہوئے منافع کو صدقہ کردینے کا نام شریعت میں وقف ہے (درمختار ۳/۳۵۷)۔ اور حضرات صاحبین اور اکثر علماء کے نزدیک کسی چیز کو اللہ رب العزت کی ملکیت میں دے کر اس کے منافع کو اپنے پسندیدہ جائز مصارف پر صرف کرنے کا نام شریعت میں وقف ہے (درمختار ۳/۳۵۸)۔

وقف کا حکم مفتی بہ قول کے مطابق یہ ہے کہ الفاظ وقف استعمال کرنے سے وقف تام اورلازم ہوجاتا ہے۔اس کی بیع،ہبہ وغیرہ ناجائزاورحرام ہوجاتی ہے۔حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے: **فقال النبیﷺ: ان شئت حبست اصلھاو تصدقت بھا، غیر انہ لایباع اصلھاولا یبتاع ولا یوھب ولا یورث الخ،،** (آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگرتم چاہوتو اس کی اصل کو باقی رکھ کراس کی پیداوارکوصدقہ کردومگر یہ کہ اس کی اصل نہ بیچی جاسکتی ہے،نہ خریدی جاسکتی ہے اور نہ اس میں وراثت جاری ہوسکتی ہے)وقف کی مشروعیت انسانی فلاح اور بے سہارالوگوں کوسہارادینے کے لئے ہوئی ہے۔لازمی طور پر مطلقہ اور بیوہ عورتوں کے لئے ملک کے ہرگوشہ،ہرشہراور ہرصوبہ میں وقفی نظام کا قائم کرنااوراس کومنظم طور پرچلاناہرایک اخلاق مند،غیوراور باضمیر مسلمانوں کافریضہ ہے تاکہ قوم کی محتاجی اورمعاشی کمزوری کی شکارمطلقات اوربیوائیں باعزت زندگی گزارسکیں،دردر کی ٹھوکریں کھانے اوردوسروں کے سامنے دست سوال درازکرنے سے محفوظ رہیں: ’’**الثانی موقوفۃ صدقۃ علی وجوہ البر اوالخیر اوالیتامی جاز مؤبدا کالفقراء،،** (۲۰۰/۵) ۔الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:’’مسجد کے علاوہ دوسرے کارخیر کے لئے بھی اگروقف ہوتوشرعاصحیح ہے تاکہ امورخیرمیں لوگوں کے لئے مزیدوسعت،سہولت اورآسانی ہو(۷۶۵۷/۱۰،نیزدیکھئے:فتاوی عالمگیری۳۷۰/۲)

۲۔تعلیمی مقاصد کے لئے اوقاف:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلم سماج تعلیم کے میدان میں نہایت پیچھے ہے،یہ بات صرف ہندوستانی مسلمانوں پر ہی صادق نہیں آتی بلکہ کم وبیش پوری مسلم امت اپنے عددی تناسب کے لحاظ سے دوسری معاصرقوموں کے بالمقابل نہ صرف پیچھے بلکہ بہت پیچھے ہے،ہندوستانی مسلمانوں کی تعلیمی صورتحال کااگرحقیقت پسندانہ جائزہ لیاجائے تومعلوم ہوگا کہ اپنی آبادی کے تناسب سے اس کاتعلیمی ریکارڈنہایت مایوس کن ہے۔وقف میں اس مسئلہ کے حل کی ایک بہت اچھی شکل موجود ہے جسے آج وزارت تعلیم انجام دے رہی ہے،اس کے بارے میں قرآن میں بڑی فضیلت اورتاکیدآئی ہے اورحدیث میں اس کوصدقۂ جاریہ قراردیاگیاہے،آپﷺ نے لوگوں کومختلف طریقے سے اس کی

ترغیب دی ہے۔ارشاد ہے:"**یاایھاالذین امنوا انفقوا ممارزقناکم من قبل ان یاتی یوم لابیع فیہ ولاخلۃ ولاشفاعۃ**،، (سورہ بقرہ:۲۵۴)۔(اے ایمان والو، ہماری دی ہوئی چیز کوخرچ کروقبل اس کے کہ ایسادن آئے جس میں نہ بیع وشراء ہوگی اورنہ کوئی سفارش)۔

۳۔مریضوں کے لئے اوقاف:

دین اسلام رحمت ہے،انسانوں کی خدمت اوراس کی راحت رسانی اس کی تعلیمات کاایک جزولاینفک ہیں،قدیم تاریخوں میں وقف کی طبی خدمات مسلم اورثابت ہیں لیکن آج یہ چیز کمیاب اورمفقود ہے جب کہ عصر حاضر میں ایسے ایسے امراض پیداہوگئے ہیں جن کاعلاج بہت گراں ہے اورجس پر ہرکوئی قادرنہیں۔لہذاایسے وقت میں شرعی اعتبار سے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اوقاف قائم کرکے اسپتال اورطبی مراکز کانظام ایک اصول اورضابطے کے تحت چلایاجائے اور مریضوں کا اطمینان بخش اور کارگر علاج کیا جا سکے (دیکھئے: الفقہ الاسلامی وادلتہ ۱۰/۷۶۵۴، ۷۶۵۶) دواؤں کا وقف بصراحت فقراء و اغنیاء صحیح ہے،تبعاامراء کے لئے بھی اس سے انتفاع درست ہے۔(عالمگیری ۲/۳۶۲،البحرالرائق ۵/۲۰۳)۔

خلاصہ یہ کہ اسپتال اورطبی مراکز کانظم چلانے کے لئے اوقاف قائم کرنااوران کی آمدنی اورمنفعت سے مریضوں کاعلاج ومعالجہ اورطبی خدمت کرناشرعاجائزہی نہیں بلکہ مطلوبات شرعیہ میں سے ہے اوراس فریضہ کوانجام دیناہرصاحب ثروت اورمالدارمسلمان پرضروری ہے۔ارشاد ہے:"

وفی اموالھم حق للسائل والمحروم،، ....

مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب کی

حج اورعمرہ کے قدیم وجدید مسائل پر مشتمل جامع کتاب

رفیق المناسک مع الفضائل والرقائق...... شائع ہوگئی

ناشر: جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر بلاک ۱۵۔کراچی

☆الغرم بالغنم ☆ خسارہ نفع کے ساتھ ساتھ ہی ہوتا ہے☆